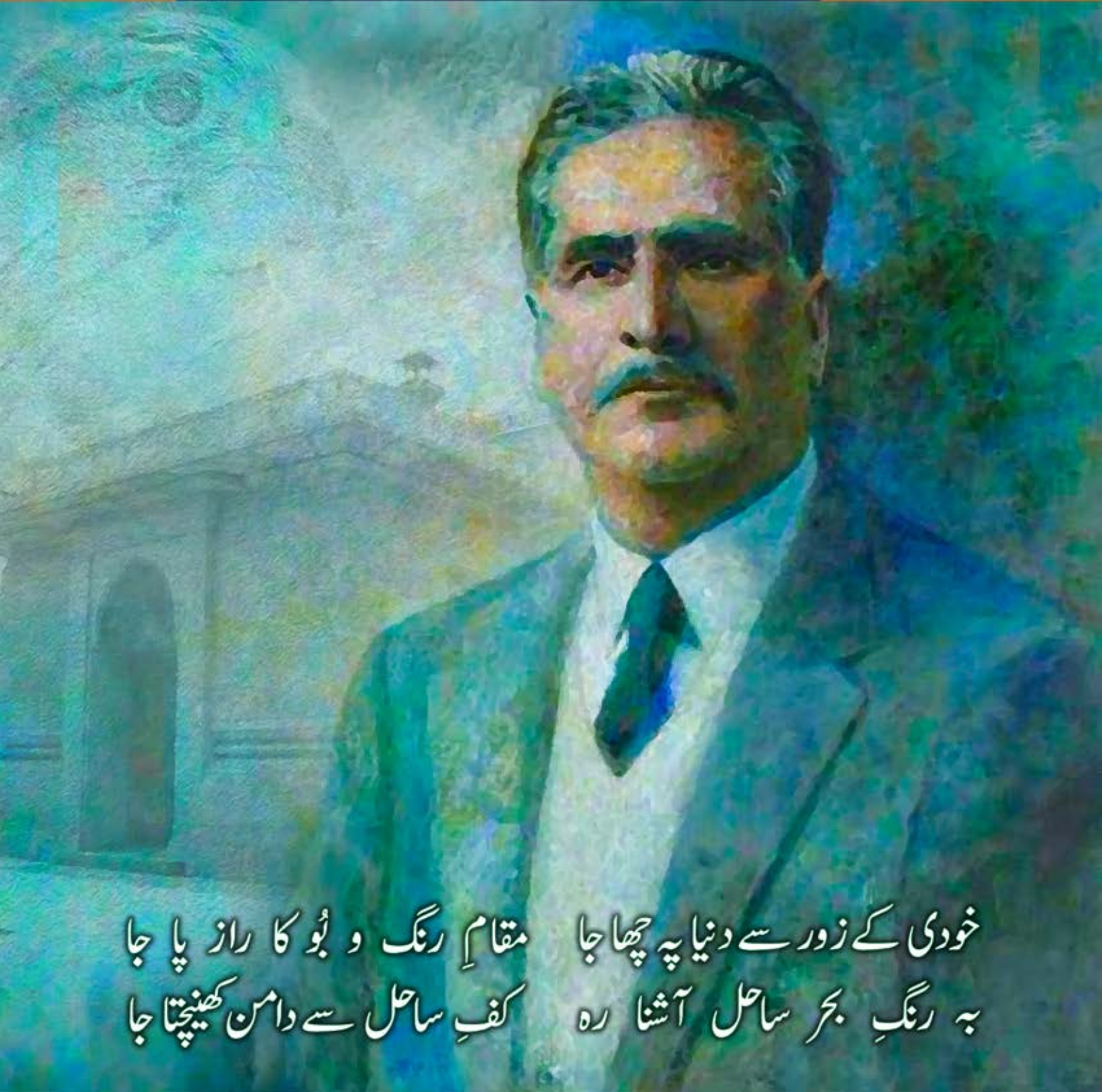


نیویٹوز

پاک بحریہ کا مجلہ

نومبر ۲۰۲۱

ABC سے تصدیق شدہ



خودی کے زور سے دنیا پہ چھا جا مقامِ رنگ و بُوکا راز پا جا
بہ رنگِ بحر ساحل آشنا رہ کفِ ساحل سے دامن کھینچتا جا

لاجلس کمانڈر حفظ و قرأت مقابلہ /
روڈ سیفٹی ورکشاپ

۵

کیڈٹ کالج ساگھڑ میں
سیرت النبیؐ کانفرنس کا انعقاد

۶

کمانڈر کمانڈ سیرت النبیؐ کانفرنس

۷

کمانڈر پاکستان فلیٹ کی تبدیلی /
کمانڈر کراچی کی تبدیلی

۸

کمانڈر کوسٹ کی تبدیلی /
کمانڈر سینٹرل پنجاب کی تبدیلی

۹



محفل میلاد - ناؤ کلب

۱۰



سینیٹ قائمہ کمیٹی برائے دفاع
کانیول ہیڈ کوارٹر اسلام آباد کا دورہ

۲



میسوین نیشنل سکیورٹی ورکشاپ
کے شرکاء کانیول ہیڈ کوارٹر کا دورہ

۳



بحریہ فاؤنڈیشن کمیٹی آف ایڈمنسٹریشن
کا اجلاس / پی این سی اے
کی نیوی سویلینز سے ملاقات

۴

پیرن ان چیف

ریٹائرڈ مرل نعیم سرور ستارہ امتیاز (ملٹری)

چیف ایڈیٹر

کمانڈر ذاکر حسین خان تمغہ امتیاز (ملٹری) پی این

ایڈیٹر

لیفٹیننٹ کمانڈر صبا ریاست پی این

لیفٹیننٹ کمانڈر عمیر سلطان پی این

رپورٹس

لیفٹیننٹ کمانڈر عامرہ ناز پی این

سب لیفٹیننٹ شیران اعجاز پی این

سب ایڈیٹر

فیاض احمد عباسی

گرافک ڈیزائنر

ماجد نواز

فوٹو گرافر

عبدالجبار، تنویر احمد، بابر شہزاد

سید وقاص رضا، بلال

شعبہ تعلقات عامہ - پاک بحریہ

فون: 051-20062799

فیکس: 051-20062364

magazinenavynews@gmail.com

قیمت نیوی نیوز: -/290 روپے

مارکیٹنگ اور اشتہارات: 051-20062799

نوٹ: نیوی نیوز میں شائع ہونے والی تحریریں میں بیان خیالات، حوالہ جات اور آراء مضمون نگاروں کے ذاتی ہوتے ہیں اور ضروری نہیں کہ وہ پاکستان نیوی یا نیوی نیوز کے ایڈیٹریل بورڈ کی پالیسی کے عکاس ہوں۔ نیوی نیوز کا ایڈیٹریل بورڈ شمارے میں شائع شدہ اشتہارات کے غیر حقیقی ہونے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

پنوا اور ناؤ کلب سیرت النبی کانفرنسز

۱۱



خالد ایں آرای کراچی میں قرآن سینٹر
کے اکید مک بلاک کا افتتاح

۱۲

بحریہ کالج اینکرتج اسلام آباد میں
اسپیشل چلڈرن اسکول کا قیام

۱۳



صدر پنوا کی سرگرمیاں

۱۴

کمانڈریو ایں نیوینٹ کی بیگم کا دورہ

۱۵

این او آرای - ا کراچی میں
PNWA CREATIONS کا سنگ بنیاد

۱۸

12 ویں سیل بیالین میں ڈائیونگ
ایکیو پمنٹ مینٹیننس ورکشاپ اور سناپیر
فائرنگ ریج میں توسیع کا افتتاح /
دوسرا بین الجامعاتی مقابلہ مضمون نویسی

۱۹

فلاجی سرگرمیاں

گوا در میں آنے والے سمندری طوفان
”شائین“ کے دوران تھرڈ ایف پی بیالین
کی امدادی سرگرمیاں

۲۰



پاک بحریہ کابلوچستان کے
متاثرین زلزلہ کے لیے امدادی آپریشنز

۲۱

کھیل

پی این کبڈی (ایشین اسٹائل)
چیمپئن شپ / پی این ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ

۲۲

انٹرسرورس سیلنگ چیمپئن شپ 2021/
انٹرسرورس والی بال چیمپئن شپ 2021

۲۳

مضامین

بحراور بحریہ قرآن کی روشنی میں

۲۴

نیوی نیوز آرکائیوز سے انتخاب

شاعر رنگیں نوا ہے دیدہ بینائے قوم

۲۵

سید عابد رضا کاظمی

سائبرسیکیورٹی - خطرات،
احتیاط اور ان کا تدارک

۲۸

عائشہ خالق

صحت

ذیابیطس

۳۰

ڈاکٹر سیدہ صدف اکبر

سینیٹ قائمہ کمیٹی برائے دفاع کانیول ہیڈ کوارٹرز اسلام آباد کا دورہ

پی این سرگرمیاں



پاک بحریہ کے آپریشنل ڈیپلمنٹ پلانز کے علاوہ کمیٹی کو پاکستان نیوی کی قومی تعمیر و ترقی میں شراکت، صحت اور تعلیم کی سہولیات کی دستیابی اور ساحلی آبادی کی سماجی و اقتصادی ترقی کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات سے بھی آگاہ کیا گیا۔

چیئر مین سینیٹ قائمہ کمیٹی برائے دفاع، سینیٹر مشاہد حسین سید نے پاک بحریہ کی آپریشنل تیاری اور قومی تعمیر کے اقدامات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ کمیٹی نے پاکستان کے بحری مفادات کے تحفظ کے لیے پاک بحریہ کے مستقبل کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی۔

سیکیورٹی صورتحال اور پاکستان کی قومی سلامتی کو درپیش چیلنجز پر روشنی ڈالی۔ نیول چیف نے کہا کہ پاک بحریہ بین الاقوامی سمندروں کی سیکیورٹی یقینی بنانے کے لیے مشترکہ اور انفرادی میری ٹائم سیکیورٹی اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے سی پیک سے متعلق پاک بحریہ کی ذمہ داریوں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور کہا کہ اس سلسلے میں ساحلی دفاع کو مزید مضبوط بنانے اور گوارا بندرگاہ سے جڑی سمندری راہداریوں کی حفاظت کے لیے مؤثر اور جامع اقدامات کیے گئے ہیں۔ وفد کو قومی سطح پر بحری آگاہی پیدا کرنے اور ملک کی معاشی ترقی کے لیے میری ٹائم سیکٹر کے فروغ میں پاک بحریہ کی کادشوں سے بھی آگاہ کیا گیا۔

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی کے اراکین نے سینیٹر مشاہد حسین سید کی سربراہی میں نیول ہیڈ کوارٹرز کا دورہ کیا جہاں انھیں پاک بحریہ کے کردار، ذمہ داریوں اور میری ٹائم سیکیورٹی کے مسائل پر بریفنگ دی گئی۔ دورے کے دوران قائمہ کمیٹی کو 'میری ٹائم چیلنجز، رسپانس اور بحری دائرہ کار میں پاک بحریہ کی خدمات' کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔ سیکرٹری ڈیفنس لیفٹیننٹ جنرل (ر) میاں محمد ہلال حسین بھی بریفنگ کے دوران موجود تھے۔

کمیٹی کے اراکین کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے بحر ہند میں موجود





تیسویں نیشنل سکیورٹی ورکشاپ کے شرکاء کانپول ہیڈ کوارٹرز کا دورہ

اور صحت کے شعبے میں معاونت اور ساحلی علاقوں کی سماجی و اقتصادی ترقی کے سلسلے میں اٹھائے جانے والے پاک بحریہ کے اقدامات کو اجاگر کیا۔ ورکشاپ کے شرکاء میں اراکین پارلیمنٹ، سیاستدان، پور و کریش، مسلح افواج کے افسران کے ساتھ ساتھ سول سوسائٹی کے نمائندے بھی شامل تھے۔

کے لائحہ عمل اور قومی سماجی و اقتصادی ترقی میں پاک بحریہ کے کردار کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔ شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے پاک بحریہ کے سربراہ نے میری ٹائم سکیورٹی صورت حال اور پاکستان کی بحری استعداد سے متعلق امور پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ نیول چیف نے میری ٹائم اور کوشل سکیورٹی کو بڑھانے، تعلیم

تیسویں نیشنل سکیورٹی ورکشاپ کے شرکاء نے نیول ہیڈ کوارٹرز اسلام آباد کا دورہ کیا۔ وفد کی قیادت ڈائریکٹر جنرل انسٹیٹیوٹ آف اسٹریٹجک اسٹڈیز اینڈ ریسرچ اینالیسس (ISSRA) میجر جنرل احسان محمود خان کر رہے تھے۔ ورکشاپ کے شرکاء کو دور حاضر کے میری ٹائم چیلنجز اور پاک بحریہ



بحریہ فاؤنڈیشن کمیٹی آف ایڈمنسٹریشن کا اجلاس

بحریہ فاؤنڈیشن کمیٹی آف ایڈمنسٹریشن کا اجلاس گزشتہ دنوں کراچی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت چیف آف دی نیول اسٹاف، ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے کی۔ چیف آف دی نیول اسٹاف نے بحریہ فاؤنڈیشن کے ترقیاتی منصوبوں اور مستقل کے لائحہ عمل پر تبادلہ خیال کیا اور منصوبوں کی جلد اور بروقت تکمیل کی ہدایت کی۔ آپ نے میری ٹائم سیکٹر کے متعدد شعبوں میں بحریہ فاؤنڈیشن کے کردار کو سراہا۔



پی این سی اے کی نیوی سویلینز سے ملاقات



پاکستان نیوی سویلین اتھارٹی پاک بحریہ کے گریڈ 1 سے 15 تک کی لوئر فارمیشن سویلین ورک فورس کی بھرتی، تربیت، ترقی، ٹرانسفر، فلاح و بہبود اور ان کے دیگر امور کا ذمہ دار ادارہ ہے۔ نیوی سویلینز پاک بحریہ کی مختلف یونٹس اور اسٹیشنمنٹس میں اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہیں۔ پاک بحریہ نیوی سویلینز کی فلاح و بہبود اور انہیں سہولیات کی فراہمی پر خصوصی توجہ دیتی ہے اور اس ضمن میں مختلف اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں پاکستان نیوی سویلین اتھارٹی، کموڈور سیّد احمد اویس حیدر زیدی کی جانب سے نیوی سویلینز سے ملاقات کا اہتمام کیا گیا جس میں ان کے مسائل اور سروس امور کے حوالے سے گفتگو کی گئی۔ اس سرگرمی کا بنیادی مقصد نیوی سویلینز کے نظم و ضبط اور کارکردگی کو موثر بنانا اور ان کے سروس کے امور میں انہیں سہولیات فراہم کرنا تھا۔

لاجسٹکس کمانڈ حفظ و قرأت مقابلہ



پاک بحریہ میں حفظ و قرأت مقابلوں کا انعقاد ایک مستقل سرگرمی ہے جو کہ سالانہ بنیادوں پر منعقد ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں گزشتہ دنوں لاجسٹکس کمانڈ حفظ و قرأت مقابلہ کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی نیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر ڈاکٹر، ریزائیڈنٹ مرل حبیب الرحمن تھے۔ لاجسٹکس کمانڈ کی مختلف یونٹس کے حفاظ اور قراء نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔

پاک بحریہ میں حفظ و قرأت مقابلوں کا انعقاد ایک مستقل سرگرمی ہے جو کہ سالانہ بنیادوں پر منعقد ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں گزشتہ دنوں لاجسٹکس کمانڈ حفظ و قرأت مقابلہ کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی نیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر ڈاکٹر، ریزائیڈنٹ مرل حبیب الرحمن تھے۔ لاجسٹکس کمانڈ کی مختلف یونٹس کے حفاظ اور قراء نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔

کی۔ مقابلے میں کامیاب ہونے والے حفاظ اور قراء حضرات پی این حفظ و قرأت مقابلہ میں لاجسٹکس کمانڈ کی نمائندگی کریں گے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی نے مقابلہ کے انعقاد کو سراہتے ہوئے کامیاب حفاظ اور قراء حضرات کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے قرآن پاک سے تعلق استوار کرنے، اس کی روح کو سمجھنے اور اس کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے پر زور دیا۔

(ایچ ایس ایم) نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ دوسری پوزیشن پاکستان نیوی ڈاکٹر ڈاکٹر کے محمد سلیم (ایچ ایس ایم) نے جبکہ تیسری پوزیشن پاکستان نیوی سینٹرل فائر بریگیڈ کے حافظ محمد اکرام (ایم ٹی ڈی) نے حاصل کی۔ مقابلہ قرأت میں پہلی پوزیشن جنرل اسٹور ڈپو کے سید محمد اکمل (اسٹنٹ) نے حاصل کی۔ دوسری پوزیشن پاکستان نیوی آرنامٹ ڈپو کے حسنین معاویہ (مؤذن) اور تیسری پوزیشن پاکستان نیوی ڈاکٹر ڈاکٹر کے محمد سلیم (ایچ ایس ایم) نے حاصل کیا۔

روڈ سیفٹی ورکشاپ

ریگولیشن پروسٹ اینڈ مینیکل ٹرانسپورٹ ڈرائیونگ اسکول (آر پی اینڈ ایم ٹی ڈی) پی این ایس بہادر کے زیر اہتمام روڈ سیفٹی سے متعلق آگاہی ورکشاپ کا انعقاد میری ٹائم وارنیر ٹریننگ (ایم ڈبلیو ٹی) آڈیٹوریم میں کیا گیا جس کے مہمان خصوصی کمانڈنٹ پی این ایس بہادر کموڈور محمد عرفان تاج تھے۔ ورکشاپ کا انعقاد تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد آفیسر انچارج آر پی اینڈ ایم ٹی ڈی اسکول نے روڈ سیفٹی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے ٹریفک حادثات کی صورت میں ہونے والے جانی و مالی نقصان پر روشنی ڈالی۔

تقریب میں خصوصی طور پر مدعو کیے گئے نیشنل ہائی وے اینڈ موٹر وے پولیس کے سینئر پٹرول آفیسر انسپکٹر کمران عاشق اور سب انسپکٹر عبدالوہاب نے ٹریفک کے اشاروں اور ٹریفک قوانین کی اہمیت پر جامع لیکچر دیا۔ ایم ٹی او پی این ایس جوہر نے مختصر ڈرائیونگ اور حادثات کی وجوہات سے متعلق حاضرین کو آگاہ کیا اور پاک بحریہ میں ہونے والے ٹریفک حادثات کے سدباب پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں یونیفارم کے نظم و ضبط اور اخلاقی آداب پر لیکچر دیا گیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی نے روڈ سیفٹی اور ٹریفک قوانین پر عملدرآمد یقینی بنانے پر زور دیا۔





کیڈٹ کالج ساگھڑ میں سیرت النبی ﷺ کا نفرنس کا انعقاد



خطبہ استقبالیہ میں سروردو عالم کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ میلاد النبی کا مبارک دن درحقیقت ہر سال ہمارے لیے اس پیغام کی یاد دہانی ہے کہ ہمیں اپنے شب و روز رسول اللہ کے احکامات اور معمولات کی روشنی میں سرانجام دینے ہیں۔ آخر میں مہمان خصوصی نے انٹرویوین مقابلہ قرأت و نعت اور تقاریر میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے کیڈٹس میں انعامات تقسیم کیے۔ میلاد النبی کے بابرکت موقع پر کالج کی عمارتوں کو برقی قہقہوں سے روشن کیا گیا۔

صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے والے کیڈٹس کو مبارک باد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ کیڈٹ کالج ساگھڑ کے کیڈٹس تعلیمی میدان میں پیش پیش ہونے کے ساتھ ساتھ غیر تعلیمی سرگرمیوں میں بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ مہمان خصوصی نے تقریب کی مناسبت سے بات کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا آفاقی پیغام ساری دنیا کے لیے رحمت ہے۔ حضور اکرم کی ذات سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم آپ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنائیں۔ قبل ازیں، پرنسپل کیڈٹ کالج ساگھڑ کیپٹن ذیشان علی نے اپنے

محسن انسانیت حضرت محمد کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے کیڈٹ کالج ساگھڑ میں سیرت النبی کا نفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں انٹرویوین مقابلہ حسن قرأت و نعت اور تقاریر کا بھی اہتمام کیا گیا۔ کموڈور ٹریننگ اشور و ممبر بورڈ آف گورنرز کیڈٹ کالج ساگھڑ کموڈور شہاب قمر اس بابرکت محفل کے مہمان خصوصی رہے۔ انٹر ڈویژن مقابلہ تقاریر، قرأت اور نعت میں کیڈٹس نے حضور کی شان اقدس میں عقیدت کے پھول نچا دیے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی نے بھرپور



کمنار کمانڈ سیرت النبیؐ کا نفرنس

ہر سال کی طرح رواں سال بھی کمنار کمانڈ کی جانب سے سیرت النبیؐ کا نفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کا نفرنس کے مہمان خصوصی کمانڈنٹ پی این ایس حفیظ کپٹن ساجد حسین ترابی تھے۔ سیرت النبیؐ کا نفرنس میں کمانڈ کے نعت خواں اور مقررین حضرات نے بارگاہ رسالت میں گہائے عقیدت پیش کیے اور شان رسالت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ نعت خوانی و تقریری مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات سے نوازا گیا۔ مہمان خصوصی نے پوزیشن حاصل کرنے والے شرکاء کو مبارکباد دی اور انعامات سے نوازا۔ مہمان خصوصی نے اختتامی کلمات میں تقریب کے منتظمین کی کاوشوں کو سراہا اور کہا کہ حسن کردار کا حصول، اصلاح معاشرہ اور دنیا و آخرت کی کامیابی آپ کی سیرت طیبہ کی پیروی سے ہی ممکن ہے۔



کمانڈر پاکستان فلیٹ کی تبدیلی

کمانڈر پاکستان فلیٹ کی تبدیلی کی تقریب حال ہی میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے دوران وائس ایڈمرل نوید اشرف نے کمانڈ کی ذمہ داریاں نئے کمانڈر پاکستان فلیٹ وائس ایڈمرل اولیس احمد بگرامی کے حوالے کیں۔

وائس ایڈمرل اولیس احمد بگرامی نے جولائی 1989 میں پاک بحریہ کی آپریشنز برانچ میں کمیشن حاصل کیا۔ آپ کئی اہم اسٹاف اور کمانڈ عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ آپ نے ابتدائی بحری تربیت برطانیہ رائل نیول کالج ڈارٹ ماؤتھ سے حاصل کی۔ آپ کو بہترین کارکردگی پر اعزازی شمشیر سے نوازا گیا۔ وائس ایڈمرل اولیس احمد بگرامی پاکستان نیوی وار کالج لاہور اور نیول کمانڈ اینڈ جنرل سٹاف کالج فلپائن کے گریجویٹ ہیں۔ آپ نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد، اور رائل کالج آف ڈیفنس اسٹڈیز برطانیہ سے بھی فارغ التحصل ہیں۔ غیر معمولی پیشہ ورانہ خدمات کے اعتراف میں آپ کو ہلال امتیاز (ملٹری) سے نوازا جا چکا ہے۔ تبدیلی کمان کی تقریب میں پاک بحریہ کے افسران، سی پی او، سیلرز اور نیوی سولینرز نے شرکت کی۔



کمانڈر کراچی کی تبدیلی

کمانڈر کراچی کی تبدیلی کی تقریب کراچی میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں وائس ایڈمرل اولیس احمد بگرامی نے کمانڈ کی ذمہ داریاں نئے تعینات ہونے والے کمانڈر کراچی ریئر ایڈمرل میاں ذاکر اللہ جان کے سپرد کیں۔ بطور کمانڈر کراچی ریئر ایڈمرل میاں ذاکر اللہ جان کراچی میں قائم پاک بحریہ کے تمام تربیتی یونٹس کے انچارج ہوں گے۔

ریئر ایڈمرل میاں ذاکر اللہ جان نے 1990 میں پاک بحریہ کی آپریشنز برانچ میں کمیشن حاصل کیا۔ وہ ایک شاندار کیریئر کے حامل آفیسر ہیں اور متعدد کمانڈ اینڈ اسٹاف عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ آپ نے پاکستان نیوی وار کالج سے وارا اسٹڈیز میں گریجویٹیشن اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی سے نیشنل سیکورٹی اینڈ وارا اسٹڈیز میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی امریکہ سے بھی نیشنل سیکورٹی اینڈ ریورسز اسٹریٹجی میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کر رکھی ہے۔

ریئر ایڈمرل میاں ذاکر اللہ جان کو ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں ہلال امتیاز (ملٹری) سے نوازا جا چکا ہے۔

تبدیلی کمان کی تقریب میں ریئر ایڈمرل میاں ذاکر اللہ جان کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا اور زیر کمان یونٹس کے کمانڈنگ افسران سے ان کا تعارف کروایا گیا۔ تقریب میں پاک بحریہ کے افسران، سی پی او، سیلرز اور نیوی سولینرز نے شرکت کی۔



کمانڈر کوسٹ کی تبدیلی

کمانڈر کوسٹ کی تبدیلی کی تقریب گزشتہ دنوں منعقد ہوئی۔ تقریب کے دوران وائس ایڈمرل زاہد الیاس نے کوسٹل کمانڈ کی ذمہ داریاں نئے تعینات ہونے والے کمانڈر کوسٹ ریئر ایڈمرل جاوید اقبال کے سپرد کیں۔ بحیثیت کمانڈر کوسٹ ریئر ایڈمرل جاوید اقبال پاک بحریہ کی تمام کوسٹل یونٹس کے کمانڈر ہوں گے۔

ریئر ایڈمرل جاوید اقبال نے 1990 میں پاک بحریہ کی آپریشنز برانچ میں کمیشن حاصل کیا۔ آپ کئی اہم کمانڈ اور اسٹاف تقرریوں پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ریئر ایڈمرل جاوید اقبال وزارت دفاعی پیداوار میں ڈائریکٹر جنرل ڈیفنس پرچیز اور پاکستان ہائی کمیشن نئی دہلی بھارت میں نیول اور انیر ایڈوائزر کے طور پر بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔

ریئر ایڈمرل ایڈمرل جاوید اقبال پاکستان نیوی وار کالج لاہور، میٹنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد اور نیول اسٹاف کالج امریکہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ شاندار پیشہ ورانہ خدمات کے عوض آپ کو ہلال امتیاز (ملٹری) سے نوازا جا چکا ہے۔ تبدیلی کمانڈ کی تقریب کے دوران نئے تعینات ہونے والے کمانڈر کوسٹ کو اعزازی سلامی پیش کی گئی۔ بعد ازاں، کمانڈ کے اعلیٰ افسران کا آپ سے تعارف کروایا گیا۔



کمانڈر سینٹرل پنجاب کی تبدیلی

کمانڈر سینٹرل پنجاب کی تبدیلی کی تقریب گزشتہ دنوں منعقد ہوئی۔ تقریب کے دوران ریئر ایڈمرل شفاعت علی خان نے کمانڈر سینٹرل پنجاب کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ اس موقع پر کموڈور سید وجیہ الحسن نے کمانڈ سکول پیش کر کے کمانڈ کی ذمہ داریاں باقاعدہ طور پر نئے تعینات ہونے والے کمانڈر سینٹرل پنجاب کے سپرد کیں۔ تقریب کے دوران نئے تعینات ہونے والے کمانڈر سینٹرل پنجاب کا کمانڈ کے اعلیٰ افسران سے تعارف کروایا۔



12 ویں سیل بٹالین میں ڈائیونگ اکیڈمی چیمبرٹ مینٹیننس ورکشاپ اور سنا پٹر فائرنگ رینج میں توسیع کا افتتاح



مہمان خصوصی نے اسپیشل سروس گروپ (نیوی) خصوصاً 12 سیل بٹالین کی کارکردگی کو سراہا اور جوانوں کے جذبے کی تعریف کی۔ ان سہولیات کے اضافے کے ساتھ اسپیشل سروس گروپ (نیوی) کی پیشہ ورانہ مہارتوں اور صلاحیتوں میں مزید اضافہ ہوگا اور غوطہ خوری کے آپریشنز میں استعمال ہونے والے آلات کی مزید بہتر دیکھ بھال ہو سکے گی۔

(Maintenance Workshop) کا افتتاح کیا گیا۔ افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی اُس وقت کے کمانڈر کوسٹ، وائس ایڈمرل زاہد الیاس تھے۔ اس کے علاوہ سنا پٹر فائرنگ کی صلاحیت کو 1800 میٹر رینج تک بڑھایا گیا۔ اس رینج کی سنا پٹر فائرنگ کا عملی مظاہرہ کمانڈر کوسٹ نے دیکھا۔

12 ویں سیل بٹالین (12th SEAL Battalion) اسپیشل سروس گروپ (نیوی) کی آپریشنل یونٹ ہے۔ اس یونٹ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے مختلف تربیتی سہولیات کی دستیابی کو ممکن بنایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں گزشتہ دنوں اکیڈمی چیمبرٹ مینٹیننس ورکشاپ (Equipment)

دوسرا بین الجامعاتی مقابلہ مضمون نویسی



پرکھا۔ موصول ہونے والے تمام مضامین معیاری تھے جو تحقیقی اور بہترین مضمون نگاری پر مشتمل تھے۔ اس مقابلہ میں یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے مثاب سعید نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے نبیل حسین اور کینٹر ڈ کالج لاہور کی صفیہ منظور نے بالترتیب دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔

انفاد سے نوجوان محققین اور یونیورسٹی کے طلباء اور اساتذہ کے مابین میری ٹائم موضوعات پر صحت مندانہ مقابلے دیکھنے کو ملے۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کو اپنی تحقیقات پیش کرنے کا بہترین موقع بھی فراہم ہوا۔ دوسرے بین الجامعاتی مقابلہ مضمون نویسی کے لئے موصول ہونے والے مضامین کو شیڈولنگ کمیٹی نے مروجہ اصولوں پر

میری ٹائم سنٹر آف اکیڈمی لینس کے زیر اہتمام دوسرا بین الجامعاتی مقابلہ مضمون نویسی کی سرگرمی کا اختتام عالمی میری ٹائم دن کے حوالے سے منعقد سیمینار/ویب نار کے ساتھ ہوا۔ سیمینار میں ملک کی نامور یونیورسٹیز کے طلباء اور اساتذہ نے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں یونیورسٹیز اور تھنک ٹینکس کی آن لائن شرکت نے سیمینار/ویب نار کی افادیت میں مزید اضافہ کیا۔ سیمینار کے

گوا در میں آنے والے سمندری طوفان ”شاہین“ کے دوران تھرڈ ایف پی بٹالین کی امدادی سرگرمیاں



جبکہ کشتی سمندر میں دھنس چکی تھی۔ پاک بحریہ کی ٹیم نے غیر معمولی تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے سات گھنٹے کے غوطہ خوری کے سخت اور انتھک آپریشن کے بعد کشتی کو بچایا اور اسی تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے ٹیم نے سمندر میں ڈوبی ہوئی مزید پانچ کشتیوں کو بھی سمندر سے نکالا۔

تھرڈ ایف پی بٹالین کی جانب سے طوفان سے متاثرہ علاقوں گوا در فشری ایریا، ایل ایس ایس کا کمر، ایل ایس ایس سربند، ایل ایس ایس پٹوکان، ایل ایس ایس کنو میں راشن بیگز بھی تقسیم کیے گئے۔

کے ڈوبنے کی اطلاع موصول ہوئی۔ اطلاع ملتے ہی تھرڈ ایف پی بٹالین کی ٹیم کو سرچ اینڈ ریسکیو آپریشن کے لیے بھیجا گیا۔ سرچ اینڈ ریسکیو ٹیم نے غیر معمولی بہادری اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نہ صرف ڈوبتے ہوئے چھبیروں کی جان بچائی بلکہ سمندر میں تلاطم کے باوجود ان کی کشتی کو بھی بچا لیا۔ 03 اکتوبر 2021 کو ایک بار پھر گزروان وارڈ کے رہائشی شخص کی کشتی ڈوبنے کی خبر ملی۔ اطلاع ملتے ہی تھرڈ ایف پی بٹالین کی ایمرجنسی رسپانس ٹیم جائے حادثہ پر پہنچی۔ کشتی کا انجن گہرے سمندر میں ڈوب چکا تھا

اکتوبر 2021 کے پہلے ہفتے کے دوران سمندری طوفان ”شاہین“ گوا در سے نکرایا جس کے نتیجے میں تیز ہواؤں کے چلنے اور طوفانی بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس طوفان کی وجہ سے گوا درش ہاربر کے گرد و نواح میں جٹی / مورنگز پر بندھی ہوئیں سول کشتیوں کو شدید نقصان پہنچا جبکہ کئی کشتیاں ڈوب گئیں۔ پاک بحریہ کی تھرڈ ایف پی بٹالین کی ایمرجنسی رسپانس ٹیم گوا در میں ایمرجنسی صورتحال سے نمٹنے کے لیے علاقے کی مسلسل نگرانی کر رہی تھی۔

02 اکتوبر 2021 کو ڈائریکٹر فشری کی جانب سے 02 چھبیروں

پاک بحریہ کا بلوچستان کے متاثرین زلزلہ کے لیے امدادی آپریشنز

پیشہ ورانہ ذمہ داروں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ کسی بھی ناگہانی صورت حال کے دوران پاک بحریہ اپنی امدادی کارروائیوں کے ساتھ ہمیشہ پیش پیش رہی ہے۔ کبھی بھی، کہیں بھی، کوئی مشکل پیش آن پڑی تو پاک بحریہ نے مشکل میں گرفتار افراد کی مدد میں کبھی بھی لیت وعل سے کام نہیں لیا اور اپنی افرادی قوت اور وسائل کو ہر وقت تیار اور دستیاب رکھا۔ گوادریس سے لیکر کشمیر تک امدادی آپریشنز، تعمیر نو کے منصوبوں، سرچ اینڈ ریسکیو آپریشنز اور نوآبادی کاوشوں میں پاک بحریہ کا کردار لائق تحسین ہے۔

بلوچستان میں آنے والے حالیہ زلزلے کے بعد پاک بحریہ نے اپنے روایتی جوش و جذبے کے ساتھ متاثرین زلزلہ کی مدد کی۔ مشکل کی اس گھڑی میں پاک بحریہ کے دستوں نے امدادی کیمپس لگائے اور زلزلہ زدگان میں ضروریات زندگی کی اشیاء سمیت راشن بیکوز تقسیم کیے۔

امدادی آپریشن کا مقصد بلوچستان کے زلزلے سے متاثرہ ضلع ہرنائی اور دیگر ملحقہ قصبوں اور دیہات کی امداد کرنا تھا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے پاک بحریہ کے دستے دور دراز کے دیہی قصبوں/دیہاتوں تک پہنچے اور ضروری امدادی سامان تقسیم کیا جس میں خیمے، کبل اور کھانے پینے کی اشیاء شامل تھیں۔ ہزاروں راشن بیکوز اور ادویات سمیت گھریلو ساز و سامان کراچی سے متاثرہ علاقوں میں روانہ کیا گیا۔ ضلعی انتظامیہ نے ہرنائی کے مضافات میں واقع دیہات بشمول گھنڈو لچ، نیو جلال آباد، اختر آباد اور سرکن میں امدادی کیمپس قائم کرنے میں مدد فراہم کی۔

کوئٹہ میں پاک بحریہ کے اسٹیشن کمانڈر نے زلزلے سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور امدادی کارروائیوں کی نگرانی کی اور متاثرہ آبادی میں خیمے، کبل اور کھانے پینے کی اشیاء تقسیم کیں۔



پی این کبڈی (ایشین اسٹائل) چیمپئن شپ

پی این کبڈی (ایشین اسٹائل) چیمپئن شپ 2021 کا انعقاد این پی ٹی اینڈ ایس سی کراچی میں ہوا۔ چیمپئن شپ میں پاک بحریہ کی بارہ ٹیموں نے حصہ لیا۔ روایتی جوش و خروش اور کھیلوں میں خاص دلچسپی کی بدولت دلچسپ مقابلوں کا انعقاد ہوا۔ پی این ایس کارساز کی ٹیم نے چیمپئن شپ کا فائنل میچ جیت کر چیمپئن شپ اپنے نام کی جبکہ کمانڈر ویسٹ کی ٹیم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ فائنل میچ کے مہمان خصوصی کمانڈنٹ پی این ایس رہبر، کموڈور سہیل احمد عزی نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کیے اور فاتح ٹیم کو ٹرافی سے نوازا۔ کورونائزس کے بعد کھیلوں کی سرگرمیوں کی بحالی اور بہترین پیشہ ورانہ انتظامات پر مہمان خصوصی نے این پی ٹی اینڈ ایس سی کی کاوشوں کو سراہا۔



پی این ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ

4th ایف پی / ایس ٹی سی نے کامیابی حاصل کی۔ تیسری پوزیشن کے لیے کھیلے گئے میچ میں جوہر / شفا / دلاور / نگران کی ٹیم کامیاب رہی۔ چیمپئن شپ کا فائنل میچ بہادر / رہنما / 4th ایف پی / ایس ٹی سی اور کارساز / پی این ایس ایل / راحت کے درمیان کھیلا گیا۔ جس میں کارساز / پی این ایس ایل / راحت کی ٹیم فاتح قرار پائی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی کمانڈنٹ پی این ایس بہادر، کموڈور محمد عرفان تاج نے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم کیے۔

نے حصہ لیا۔ چیمپئن شپ کا پہلا سیمی فائنل کارساز / پی این ایس ایل / راحت اور جوہر / شفا / دلاور / نگران کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا جس میں کارساز / پی این ایس ایل / راحت کی ٹیم نے کامیابی حاصل کی۔ دوسرا سیمی فائنل بہادر / رہنما / 4th ایف پی / ایس ٹی سی اور ایم ڈی ڈاکٹر / پشاور / پی این پی آئی کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا جس میں بہادر / رہنما /



پاکستان نیوی ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ 2021 کا انعقاد پی این ایس بہادر کراچی میں ہوا جبکہ فائنل میچ پی این ایس کارساز بیڈمینٹ کورٹ میں کھیلا گیا۔ چیمپئن شپ میں پاک بحریہ کی تیرہ ٹیموں



انٹرسر سیلنگ چیمپئن شپ 2021



انٹرسر سیلنگ چیمپئن شپ کا انعقاد جوائنٹ سروسز ہیڈ کوارٹر کی زیر نگرانی ہر سال کیا جاتا ہے۔ اس سال منعقدہ چیمپئن شپ میں پاکستان نیوی کی ٹیموں نے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ٹائٹل کا دفاع کیا۔ پاکستان نیوی نے 07 گولڈ میڈلز حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی جبکہ پاک فضائیہ 04 سلور میڈلز کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہی۔

تقریب تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی نیجنگ ڈائریکٹر پی این ڈاکٹریٹ، ریئر ایڈمرل حبیب الرحمن نے ٹیموں اور شپ کے شرکاء کی جانب سے بہترین کھیل پیش کرنے پر ان کی صلاحیتوں کو سراہا اور چیمپئن شپ کے کامیاب انعقاد پر منتظمین کو مبارکباد پیش کی۔

انٹرسر سوز والی بال چیمپئن شپ 2021

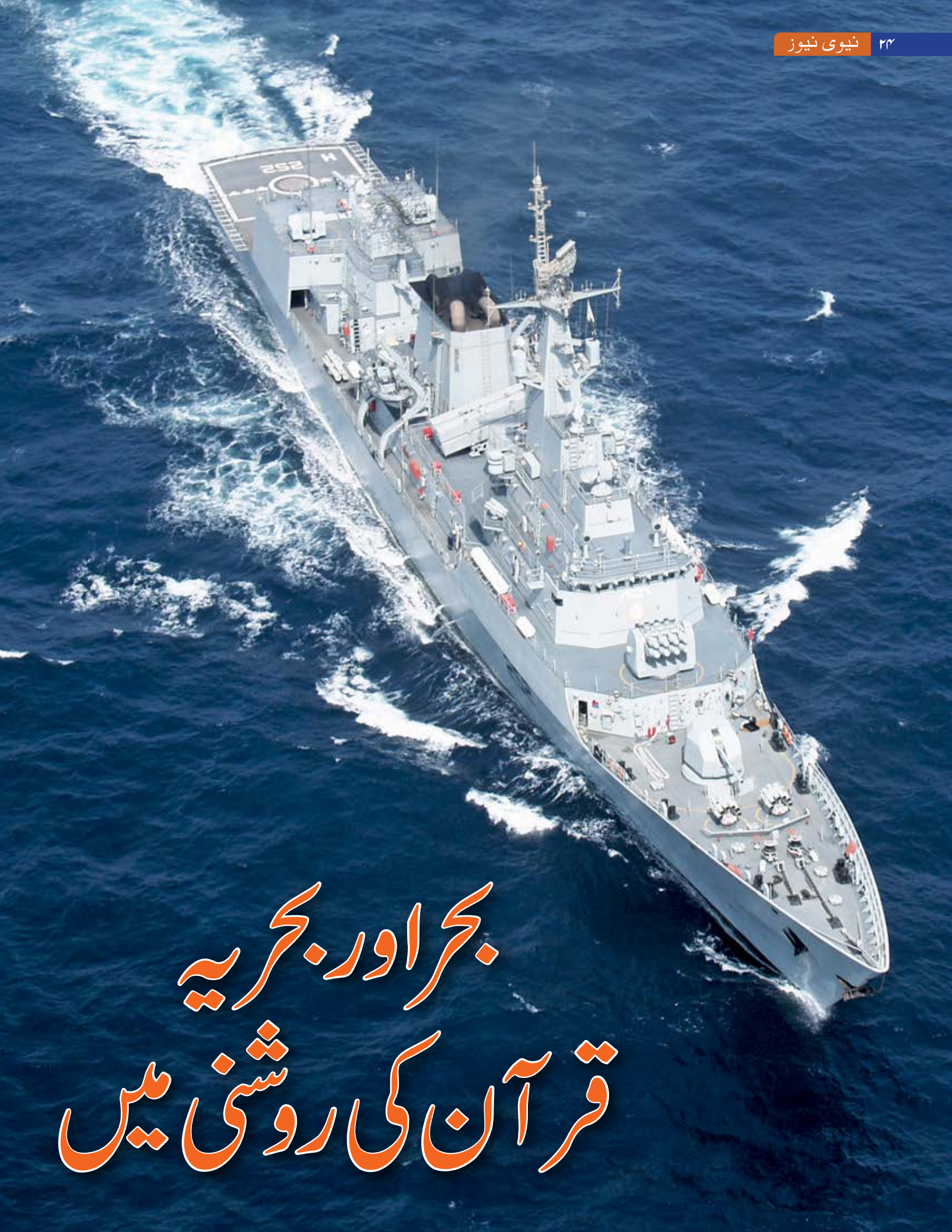


انٹرسر سوز والی بال چیمپئن شپ 2021 کا انعقاد پاک بحریہ کے زیر انتظام پی این جمنازیم اسلام آباد میں ہوا۔ چیمپئن شپ کے دوران انتہائی دلچسپ اور سنسنی خیز مقابلے دیکھنے کو ملے جس سے حاضرین محظوظ ہوئے۔ چیمپئن شپ میں پاک آرمی نے کامیابی حاصل کی جبکہ پاک نیوی نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

تقریب تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی اسٹنٹ چیف آف نیول اسٹاف (ٹریننگ) کموڈور عمران الحق نے ٹیموں میں انعامات تقسیم کیے۔



بحر اور بحریہ قرآن کی روشنی میں



بحر اور بحریہ کے تصور قرآن کو تحریر کرنے سے پہلے زمین پر بحر کے قدرتی نظام کا بیان ضروری ہے کیونکہ زمین کا زیادہ تر حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے اور خشکی تھوڑے حصہ پر ہے۔

زمین پر بحر کا قدرتی نظام

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زمین کا تقریباً 71 فیصد حصہ پانی اور باقی خشکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانبیاء آیت ۳۱ میں فرمایا:

"ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا کیا"

پانی اللہ تعالیٰ کا ایک عطیہ، انعام اور نعمت ہے اور انسان کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سمندر کو بھی انسان کے لیے مسخر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ جاثیہ آیت ۱۲ میں فرمایا۔

"وہ اللہ ہی تو ہے جس نے سمندر کو تمہارے لیے مسخر کر دیا۔"

بندرگاہ جس کا تعلق بحر اور سمندر کے ساتھ ہے کسی ملک کے لیے ایک عظیم نعمت عظمیٰ کی مانند ہوتی ہے۔ بحری کے شمار خصوصیات ہیں لیکن دو خصوصیات، معاشی افادیت اور دفاعی حیثیت خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ سمندر سے انسان کو بے شمار فوائد حاصل ہیں اور زمین پر بحر کا قدرتی نظام انسانوں کے لیے بے حد مفید ہے۔

دنیا میں سب سے پہلا بحری بیڑہ

دنیا میں سب سے پہلا بحری بیڑہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنایا۔ قرآن حکیم کی سورۃ ہود آیت نمبر ۳ میں ذکر ہے۔

"اے نوح، آپ ہماری نگرانی میں وحی کے مطابق ایک بحری جہاز تیار کیجئے۔" دنیا کو پانی پر پہلی مرتبہ جہاز اور کشتی چلانے سے آپ نے متعارف کرایا۔ حضرت نوحؑ کے بحری بیڑے کے بعد انسانوں نے عموماً اور مسلمانوں نے خصوصاً بہت ترقی کی اور بحر کو جنگی مقاصد کے لیے استعمال کیا اور قدرت کے اس انمول عطیہ / سمندر سے افادیت حاصل کی گئی۔ سمندر کو تجارتی مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا گیا۔ عرب اسلام سے قبل سمندری سفر کا تجربہ اور علم رکھتے تھے۔ قرآن حکیم نے نہ صرف عربوں کو بلکہ کل انسانوں کو عمومی طور پر اور مسلمانوں کو خصوصی طور پر اس علم و فن کی طرف متوجہ کیا اور سمندر سے متعلق قرآنی ارشادات و احکامات اور بحر سے متعلقہ احادیث مبارکہ سے استفادہ کرتے ہوئے عربوں نے نہ نئی ترقیاں کیں۔ حضرت نوحؑ اس خطہ ارض کے پہلے ہیں جو اپنے زمانے کے رسول بھی ہیں اور انہوں نے بحری جہاز سازی کی صنعت کا آغاز کیا ہے۔ اس کو امام بخاری نے صحیح بخاری میں بیان کیا ہے۔

اسلامی انسائیکلو پیڈیا صفحہ ۵۷ پر مذکور ہے کہ "حضرت نوحؑ علیہ السلام نے جو بحری جہاز اور کشتی بنائی تھی۔ اس کا طول تین سو ہاتھ،

عرض پچاس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ تھی۔ اس کے تین درجے تھے۔ ایک میں مرد اور ایک میں عورتیں اور ایک میں دیگر حیوانات بٹھائے گئے۔" حضرت نوح علیہ السلام جب بحری جہاز تیار کر رہے تھے تو ان کی قوم کا جو شخص ان کے پاس سے گزرتا وہ ان سے مذاق کرتا تو حضرت نوح علیہ السلام فرماتے آج تم ہم سے مذاق کرتے ہو اور کل ہم تم سے مذاق کریں گے۔ قرآن پاک نے سورۃ ہود آیت ۳۸ میں ارشاد ہے۔

"اور نوح بحری بیڑہ بناتا تھا اور اس کی قوم سے جب کوئی جماعت اس پر گزرتی تو اس سے مسخری کرتی۔ نوح (ان کے جواب میں) کہتا (اچھا) اگر تم ہم سے مسخری کرتے ہو تو، جیسی تم ہم سے مسخری کرتے ہو۔ ہم بھی تم سے کریں گے۔"

قرآن حکیم کی آیات مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ کی مانند موجیں اٹھتی تھیں جن میں حضرت نوحؑ کا بحری جہاز اور کشتی چل رہی تھی۔ جب عذاب ختم ہو گیا اور قوم پانی کے عذاب سے تباہ کر دی گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد حضرت نوحؑ کو حکم دیا، چنانچہ قرآن حکیم نے سورۃ ہود کی آیت ۴۸ میں ارشاد کیا ہے۔

"حکم ہوا۔ اے نوح اب بحری جہاز / کشتی سے اتر، ہماری جانب سے تجھ پر سلامتی ہو اور برکتیں ہوں۔ نیز ان جماعتوں پر جو تیرے ساتھ ہیں اور دوسری کتنی ہی جماعتیں ہیں (بعد میں آنے والی) جنہیں ہم (زندگی کے فائدوں) سے بہرہ مند کریں گے۔ لیکن پھر انہیں (پاداش عمل میں) ہماری طرف سے عذاب دردناک پہنچے گا۔"

بحر سے متعلق قرآن حکیم کے ارشادات

۱۔ قرآن حکیم میں لفظ بحر تینتیس مرتبہ اکیس سورتوں میں آیا ہے۔ ویسے تو قرآن کریم کی چالیس آیات بحر سے متعلق ہیں، جن میں سمندر کا ذکر آیا ہے۔ لیکن یہاں صرف وہ آیات تحریر کی جائیں گی جن میں بحری جہاز کشتی کے چلنے کا ذکر ہے اور سمندر کو مسخر کرنے اور سمندر کے فوائد کو بیان کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ جاثیہ آیت نمبر ۱۲ میں ارشاد فرمایا۔

"وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کیا تاکہ اس کے حکم سے بحری جہاز اور کشتیاں اس میں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور شکر گزار رہو۔"

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج آیت نمبر ۶۵ میں فرمایا۔

"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اس نے وہ سب کچھ تمہارے لیے مسخر کر رکھا ہے جو زمین میں ہے اور اسی نے بحری جہاز اور کشتی کو قاعدے کا پابند بنایا ہے کہ وہ اس (اللہ) کے حکم سے سمندر میں چلتا رہے اور

وہی آسمان کو اس طرح تھامے ہوئے ہے کہ اس کے اذن کے بغیر وہ زمین پر نہیں گر سکتا واقعہ یہ ہے کہ اللہ لوگوں کے حق میں شفیق اور رحیم ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۶۶ میں ارشاد فرمایا۔

"تمہارا (حقیقی) رب وہ ہے جو سمندر میں تمہارے بحری جہاز اور کشتیاں چلاتا ہے۔ تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ تمہارے حال پر نہایت مہربان ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے سورۃ نحل آیت نمبر ۱۴ میں ارشاد فرمایا۔

"وہی (اللہ تو) ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے۔ تاکہ تم اس سے تر و تازہ گوشت لے کر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنا کرتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ بحری جہاز اور کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔"

اللہ تعالیٰ کا سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۳۲ میں ارشاد ہے۔

"اللہ وہی تو ہے جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا اور پھر اس کے ذریعے سے تمہاری رزق رسانی کے لیے طرح طرح کے پھل پیدا کیے جس نے بحری جہاز اور کشتی کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور نہروں اور دریاؤں کو تمہارے لیے مسخر کر دیا۔"

اللہ تعالیٰ نے سورۃ لقمان آیت نمبر ۳۱ میں ارشاد فرمایا۔

"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ بحری جہاز اور کشتی سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتی ہے۔ تاکہ وہ تمہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائے۔ درحقیقت اس میں بہت نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لیے جو صبر اور شکر کرنے والا ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۳۲ میں ارشاد فرمایا۔

"اور اس (اللہ) کی نشانیاں میں سے ہے یہ بحری جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح نظر آتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام آیت نمبر ۹۷ میں ارشاد فرمایا۔

"اور وہی (اللہ تو) ہے جس نے تمہارے لیے ستاروں کو خشکی اور صحرا میں اور سمندر کی تاریکی میں راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا۔ دیکھو ہم نے نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔"

قرآن حکیم کی مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے سمندر کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رحمت کی باعث اس امر کی توفیق عنایت فرمائے کہ ہم سمندر سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں اور پاک بحریہ کو ایک ناقابل تخییر قوت بنا سکیں۔ (آمین)

نیوی نیوز آرکائیوز سے انتخاب

شاعرِ رنگیں نوا ہے دیدہ بینائے قوم



سید عالس رضا کاظمی



قبیلہ کے عروج پر فرماتے ہیں۔

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

مگر 600 سال تک تقریباً تین براعظموں پر پورے کزوفر سے
حکمرانی کرنے والا یہ قبیلہ جب زوال کا شکار ہوا تو اس کا قلق بھی
کلامِ اقبال میں اس طرح نظر آیا کہ گویا وہ اس زوال میں بھی کہیں
عظمتِ رفتہ کے حصول کی امید دیکھ رہے ہوں۔

اگر عثمانیوں پہ کوہِ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

اور اپنی نظمِ خضرِ راہ میں سلطنتِ عثمانیہ کے ساتھ پیش آنے والی
اندرونی غداری کا ماتم اس طرح کرتے نظر آتے ہیں۔

بیچتا ہے ہاشمی ناموسِ دینِ مصطفیٰ
خاک و خون میں مل رہا ہے ترکمانِ سخت کوش

علامہ اقبال نے مردہ یا پریشان حال ضمیروں کو مخاطب کیا اور ان کو وہ
راستے دکھائے جن کی بدولت انہیں اپنا حاصلِ زندگی سمجھ آیا اور
مقصدِ حیات واضح ہوا۔

نظر سپہر پہ رکھتا ہے جو ستارہ شناس
نہیں ہے اپنی خودی کے مقام سے آگاہ
خودی کو جس نے فلک سے بلند تر دیکھا
وہی ہے مملکتِ صبح و شام سے آگاہ

اقبالؒ قومِ مسلم کے سچے درد مند اور شاعرِ بینا ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے
دنیا بھر کی مختلف تہذیبوں کا مطالعہ کیا ان کی تاریخ پڑھی اور ان کے
عروج و زوال کا بغور مشاہدہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ حصولِ تعلیم کی
غرض سے انگلستان اور جرمنی میں قیام کیا، یورپ اور عرب کے مختلف
ممالک کے دورے کیے اور مسلم اُمہ کے مسائل کو انتہائی قریب سے
دیکھا۔ اقوام کے طرزِ بود و باش کا براہِ راست مشاہدہ کیا اور ان کے
سینوں میں فروزاں سوزِ حریت کو محسوس کیا۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ
اقبالؒ کے کلام میں جا بجا جغرافیائی اور مذہبی لحاظ سے اقوام کی تاریخ
کے حوالے ملتے ہیں۔ مثلاً اپنی شہرہ آفاق نظمِ جوابِ شکوہ میں کائی

زیارت گاہِ اہلِ عزم و ہمت ہے لحدِ میری
کہ خاکِ راہ کو میں نے بتایا رازِ الوندی

حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبالؒ حقیقی معنوں میں زندہ رُود
ہیں۔ آپ ایک ایسے مصلح اور حکیم قوم ہیں جن کا پیغام ہر زمانے میں
بنی نوعِ انسان کی بود و باش کے لیے انتہائی مؤثر ہے۔ علامہ اقبالؒ
کے کلام کو آفاقیت کا مقام فلسفہٴ خود انحصاری اور پیامِ انقلاب نے
عطا کیا۔ انسانِ فطری طور پر آزاد ہے یا یوں کہیے کہ انسانیتِ فطری
طور پر طاقت اور جبر کی بنیاد پر بنائی گئی انسانی زنجیروں سے یکسر آزاد
ہے۔ ہر وہ ضابطہ جو انسانی فطرت اور بنیادی حقوق کی نفی کرے،
نا قابلِ قبول ہے۔ کیونکہ یہ قید و بند آدمی کو فکری زنجیروں میں اس
طرح جکڑتی ہے کہ اس کی خود انحصاری کی خداداد صلاحیت زنگ آلود
ہوتے ہوئے ایک مقام پر ختم ہو جاتی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے قلم کی
طاقت سے اس قید و بند اور فکری بندشوں کے خلاف ایسی مؤثر آواز
اٹھائی جس نے ہر انسان کے دل پر گہرے نقوش قائم کیے اور سوچنے
سمجھنے کی نئی راہیں استوار کیں۔ ایک موقع پر علامہ اقبالؒ نے فرمایا۔

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

سلطنت عثمانیہ کو قائم رکھنے کے لیے ہندوستان میں جب بھرپور تحریک خلافت چلی تو علامہ اقبالؒ کا اس میں مثبت کردار کسی سے پوشیدہ نہیں کیونکہ اقبالؒ کی نظر میں کسی بھی قوم کی کامیابی کے لیے اس کے اقتدار کا ایک مرکز پر مبنی ہو کر رہنا بہت ضروری ہے۔

قوموں کی لیے موت ہے مرکز سے جدائی
ہو صاحب مرکز تو خودی کیا ہے؟ خدائی

اسی طرح ہسپانیہ میں مسلم دور کے زوال کا دکھ نظم مسجد قرطبہ میں نمایاں ہے جب علامہ اقبالؒ نے اس مسجد کا دورہ کیا۔ گو کہ اُس وقت یہ مسجد عرصہ دراز سے بند تھی۔ یہاں اذان و نماز کا سلسلہ جاری نہ تھا مگر یہ شاعر کا دیدہ بینا ہے کہ اس نے انہیں خاموش دروہام پر چشم تصور میں کیا کیا مناظر دیکھے، علم و تہذیب کو پستہ ہوئے محسوس کیا اور اُن خاموش فضاؤں میں نعرہ تکبیر کی پُر سوز صداؤں کو پردہ سماعت کے قریب پایا۔

آب روانِ کبیر! تیرے کنارے کوئی
دیکھ رہا ہے کسی اور زمانے کا خواب
عالمِ تو ہے ابھی پردہ تقدیر میں
میری نگاہوں میں ہے اس کی سحر بے حجاب
پردہ اٹھا دوں اگر چہرہ افکار سے
لا نہ سکے گا فرنگ میری نواؤں کی تاب

علامہ اقبالؒ نے جہاں سوچ اور فکر کی آزادی کی بات کی وہیں نگاہ کی وسعت کو بھی ترقی یافتہ اقوام کا وسیلہ قرار دیا۔ شاہین کا استعارہ استعمال کرنے کا ایک اہم مقصد اس کی دور بین نگاہیں تھیں۔ ایسی قوم جسے مسلسل تعمیر اور ترقی کا سفر درپیش ہو وہ کس طرح اپنے ارد گرد کے ماحول اور زمانے کے کشیدہ و فراز سے غافل رہ سکتی ہے۔ اقبالؒ جیسا فلسفی اور مصلح ملت ہی اپنی قوم کو وہ دیدہ بینا بخشتا ہے جو اس پر تمام اقوام کے رموز پوشیدہ آشکار کرتا ہے۔ دانائے راز علامہ اقبالؒ نے دیگر اقوام عالم کے گزشتہ و موجودہ حالات اور عروج و زوال کی داستانوں کو جانچا پیش کر کے ان سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ حوالے کے طور پر چند اشعار دیے جا رہے ہیں۔

گراں خواب چینی سنبھلنے لگے
ہمالہ کے چشمے ابلنے لگے

رو لے اب دل کھول کے اے دیدہ خوانہ بار
وہ نظر آتا ہے تہذیبِ حجازی کا مزار
آہ اے سسلی سمندر کی ہے تجھ سے آرو
رہنما کی طرح اس پانی کے صحرا میں ہے تو

نالہ کش شیراز کا بلبل ہوا بغداد پر
داغ رویا خون کے آنسو جہاں آباد پر

آسمان نے دولتِ غرناطہ جب برباد کی
ابن بدروں کے دلِ ناشاد نے فریاد کی

کریں گے اہل نظر تازہ بستیاں آباد
نہیں میری نگاہ سوئے کوفہ و بغداد

چشمِ فرانسس بھی دیکھ چکی انقلاب
جس سے دگرگوں ہوا مغربیوں کا جہاں

علامہ اقبالؒ نے تبلیغ کے ذریعے اقوام کی پوری پوری تاریخوں کو سامنے رکھ دیا تاکہ ہم کوئی بھی روش اختیار کرنے سے پہلے اقوام گزشتہ کے حالات کو دیکھیں اور ماضی کے تناظر میں اپنا مستقبل خود متعین کریں کیونکہ اقبالؒ کا مردِ مومن اپنی تقدیر خود بناتا ہے۔

عبث ہے شکوہ تقدیر یزداں
تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے

یہ وہ سوچ اور تحریک ہے جو کسی بھی انسان کو خود انحصاری کی ایسی لازوال طاقت فراہم کرتی ہے جس کے ذریعے وہ دنیا کے تمام سہاروں سے بے نیاز ہو کر اپنے زور بازو کے بل پر زندگی گزارنے کا ڈھنگ سیکھتا ہے اپنی دنیا آپ پیدا کر کے زندہ ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ فلسفہ حیات کے تناظر میں سید الشہداح حضرت امام حسینؑ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ماسوی اللہ را مسلمان بندہ نیست
پیشِ فرعونے سرش افکندہ نیست
چوں خلافتِ رشتہ از قرآن گسخت

حریت را زہر اندر کام ریخت
رمز قرآن از حسینِ آموختیم
ز آتش او شعلہ ہا اندوختیم
تا قیامت قطع استبداد کرد
موج خون او چمن ایجاد کرد

سوچ میں تغیر اس طرح سے انسان کے زندہ ہونے کا ثبوت ہے کہ وہ انسان کو کسی بھی ایک بات پر بلا دلیل کے پابند نہیں رہنے دیتی۔ خیالات کی تبدیلی اس بات کی علامت ہے کہ انسان کی فکر اور سوچ ابھی زندہ ہیں۔

ندرتِ فکر و عمل کیا شے ہے؟ ذوقِ انقلاب
ندرتِ فکر و عمل کیا شے ہے؟ ملت کا شباب
یہ محبت کی حرارت یہ تمنا یہ نمود
فصلِ گل میں پھول رہ سکتے نہیں زیرِ حجاب

اقبالؒ کے دیدہ بینا نے زندگی کے بے شمار گوشوں کا معائنہ کیا۔ انہیں اچھی طرح پرکھا اور ہر گوشے میں دقتی ہوئی شمعوں سے کرنیں مستعار لے کر ظلمتِ کدوں میں ڈوبی ہوئی قوم کو روشنی کی راہ دکھائی۔ گمنام جادوں پر گامزن مایوس افراد کو منزلوں کا پتہ دیا۔

میں ظلمتِ شب میں لے کے نکلوں گا اپنے در ماندہ قافلے کو
شرر فشاں ہو گی آہ میری، نفسِ میرا شعلہ بار ہوگا

علامہ اقبالؒ وہ مردِ درویش اور شاعرِ درد مند ہیں جنہوں نے اپنی قوم کی فکر کی اور اپنا وہ کردار ادا کیا جو کوئی بھی حقیقی مصلح ادا کر سکتا ہے۔ اُمتِ مسلمہ کے لیے علامہ اقبالؒ کی خدمات اور اس قوم کے عروج کے لیے آپ کا کردار ایک خورشیدِ لازوال ہے۔

قوم گویا جسم ہے، افراد ہیں اعضاءِ قوم
منزلِ صنعت کے رہ پیا ہیں دست و پائے قوم
محفلِ نظمِ حکومت، چہرہ زیبائے قوم
شاعرِ رنگین نوا ہے دیدہ بینائے قوم
جتلائے درد کوئی غصو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

سائبرسیکیورٹی

خطرات، احتیاط اور ان کا تدارک



کاشف خالق

چاہیے بلکہ ان کے تدارک کے لیے قوانین میں ترامیم اور حفاظتی انتظامات بھی کرنے چاہیں۔

انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز (ICTs) کے بڑھتے ہوئے استعمال سے عالمی روابط، نقل و حرکت اور ڈیجیٹل سروسز کی استعداد میں اضافہ ہوا ہے اور معلوماتی اثاثوں کو سننے اور ارتقائی سائبر سیکیورٹی کے خطرات سے آگاہ کیا گیا ہے۔ چوتھے صنعتی انقلاب نے ان اثاثوں کو انتہائی قیمتی بنا دیا ہے۔ تاہم، انٹرنیٹ کی نامیاتی ترقی اور پھیلاؤ کے ساتھ، سائبر اسپیس کے استعمال میں کچھ تشویشناک رجحانات بھی سامنے آئے ہیں۔ حفاظت اور سلامتی کے خدشات ممکنہ طور پر تیز رفتار ترقی کے مقصد میں رکاوٹ ڈالتے ہیں اور سائبر اسپیس سے گزرنے کے لیے پیش کردہ اپیلی کیشنز اور خدمات کے استعمال میں لوگوں کے اعتماد کو متاثر کرتے ہیں۔

سائبر اسپیس میں ICT کے بددیانتی پر مبنی استعمال میں اضافے سے سالمیت اور شہری حقوق کی حفاظت متاثر ہو رہی ہے جس کی ضمانت ریاستی سطح پر کھیلنے کے میدان، شفافیت اور سماجی و معاشی توازن کو پورے شعبے کے لیے سیکیورٹی اور مالی خطرات پیش کر رہی ہے۔ مزید یہ کہ صارفین بشمول افراد، کاروبار، شعبے، ریاستیں اور ممکنہ طور پر مختلف

ایلیکٹرونک سیکیورٹی، انفارمیشن سیکیورٹی اور آپریشنل سیکیورٹی شامل ہیں۔ ہم اگر پاکستان کی بات کریں تو پاکستان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ ایک اہم جیو پالیٹیکل پوزیشن کے ساتھ ایک ایٹمی ریاست سائبر کے دائرے میں اس طرح کے خطرات کا تیزی سے سامنا کر رہی ہے۔ اسی طرح کاروباری شعبہ اور نجی ڈیٹا سٹوریج ہیں۔ پاکستان میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کی بہت بڑی تعداد ہے، ڈیجیٹلائزڈ سیکیورٹی آپریشن کے ساتھ ساتھ بینکنگ سسٹم، جو انٹرنیٹ کنکٹیوٹی پر منحصر ہے سب سے زیادہ سائبر حملوں کی زد میں ہے ان مسائل کے حل کے لیے کمپیوٹر کوڈنگ، منطقی استدلال، تنقیدی سوچ اپنی کمزوریوں کا پتہ لگانا اور ان کا اطلاق بہت ضروری ہو گیا ہے۔ پاکستان نے سائبر حملوں سے پیدا ہونے والے خطرے سے نمٹنے کے لیے قوانین بھی شامل کیے ہیں، جو کہ خطرات کی گہرائی اور مکمل طور پر احاطہ کرتے نظر نہیں آتے۔

چونکہ مختلف دہن قوتیں، مخالفین، ہیکرز اور بلیک میلز انہی پیدا کردہ خطرات کے ساتھ مخصوص ڈیٹا تک دراندازی کرتے ہیں اور نجی اور ذاتی نقصانات کے ساتھ ساتھ سماجی اور دفاعی نقصانات بھی کر جاتے ہیں۔ ہمیں نہ صرف ان کا جائزہ لینا

سائبر اسپیس "ایک گُل وقت بدلتا ہوا رجحان اور ایسا عمل ہے جس میں وقت کے ساتھ ساتھ تکنیکی ایجادات اور پیشہ ورانہ مہارت کو بروئے کار لاتے ہوئے تیاری کی جاتی ہے کہ مد مقابل دہن کو کیسے، کب اور کہاں پر پکایا جائے۔ عالمی سطح پر نسبتاً ایک نیا خطرہ نہ صرف ریاستوں بلکہ نجی منافع سے چلنے والی دنیا کے لیے بھی تیار ہو چکا ہے۔ جس میں قومی خزانوں سے رقم کی چوری، اربوں ڈالر کی غیر قانونی منتقلی، اخلاقی عزت بے نقاب، ریاستی رازوں کا حصول اور اہم بنیادی ڈھانچے میں انتشار جیسے خطرناک عوامل شامل ہیں۔ چند برس پہلے دنیا کو ایک گلوبل دلچ کاکس دکھایا گیا جبکہ زمانے کو یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ عالمی قربت ریاستوں کے اندر تک گھس کر سب کچھ اپنے اختیار میں کر لے گی اور یہی سائبر سیکیورٹی کا ریاستی حصار ہے۔ جیسے جیسے دنیا انٹرنیٹ کے ذریعے جڑتی جا رہی ہے یا انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے ڈیجیٹلائز ہو رہی ہے، سائبر سیکیورٹی کے خطرات دن بہ دن بڑھ رہے ہیں۔ سائبر سیکیورٹی کو "انفارمیشن ٹیکنالوجی سیکیورٹی" یا "ایکٹرا ایک انفارمیشن سیکیورٹی" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس کی ذیلی شاخوں میں نیٹ ورک سیکیورٹی،

اقتصادی شعبوں میں ترقیاتی اہداف کے حصول میں سنگین رکاوٹیں ڈال سکتی ہیں۔

سائبر کرائم کیا ہے؟

سائبر کرائم ایک ایسا فعل ہے جس میں کمپیوٹر یا نیٹ ورک ایک ہتھیار، ہدف یا مجرمانہ سرگرمی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ کمپیوٹر کو کسی بھی غیر قانونی لین دین کے لیے بطور آلہ استعمال کرنا سائبر کرائم کے زمرے میں آتا ہے۔ جیسا کہ:

دھوکہ دہی کا ارتکاب کرنا۔

شناخت چوری کرنا۔

راز داری کی خلاف ورزی۔

اس میں روایتی جرائم بھی شامل ہیں جن میں کمپیوٹر یا نیٹ ورک غیر قانونی سرگرمی کو فعال کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ چونکہ کمپیوٹر کا مرص، تفریح اور حکومت کا مرکز بن چکا ہے سو ہر معاملے میں سائبر کرائم سے حفاظت بھی ضروری ہے۔

سائبر سیکورٹی کیا ہے؟

ایک اندازے کے مطابق 3.4 ارب صارفین (انٹرنیٹ صارفین 2019) کی طرف سے انٹرنیٹ کے عالمی دخول کے بعد سے، سائبر کرائم کے ارتکاب کرنے والوں کے مواقع میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح، اس کثیر نظم و ضبط کے مسئلہ کا مقابلہ کرنے کی مشق، جس میں ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر شامل ہیں، اور پہلے سے سائبر کرائم کے واقعات کو فعال طور پر روکنے اور اس کے اثرات کو کم کرنے کے عمل کو سائبر سیکورٹی کہا جاتا ہے۔

سائبر خطرات کے پیمانے میں اضافہ جاری ہے، انٹرنیشنل ڈیٹا کارپوریشن نے پیش گوئی کی ہے کہ دنیا بھر میں سائبر سیکورٹی کے مسائل پر قابو پانے کے لیے 2022 تک اخراجات 133.7 ارب ڈالر تک پہنچ جائیں گے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ جن تنظیموں نے ان خطرات کو دنیا میں متعارف کروایا وہی تنظیمیں آج سائبر سیکورٹی کے موثر طریقے اپنانے اور نافذ کرنے کے درس دے رہے ہیں۔

سائبر خطرات کی اقسام

سائبر سیکورٹی کے خطرات کی تین اقسام ہیں:

۱۔ سائبر کرائم میں کوئی فرد واحد یا گروہ شامل ہوتے ہیں جو مالی فائدہ کے لیے کسی نظام میں خلل ڈالتے ہیں۔

۲۔ سائبر حملے میں اکثر سیاسی معلومات جمع کرنا شامل ہوتا ہے۔

۳۔ سائبر دہشت گردی کا مقصد الیکٹرانک نظام کو کمزور کرنا ہے تاکہ گھبراہٹ یا خوف پیدا ہو۔

پاکستان میں سائبر قوانین

پاکستان میں مختلف قوانین ہیں۔ یہ قوانین نہ صرف انٹرنیٹ کے جرائم سے نمٹتے ہیں۔ یہ کمپیوٹر اور نیٹ ورکس سے متعلق تمام جہتوں سے متعلق ہیں۔ ان میں سے تین سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ وہ ہیں:

الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس (2002ETO)

الیکٹرانک / سائبر کرائم بل 2007۔

الیکٹرانک جرائم کی روک تھام ایکٹ (2016PECA)

پاکستان سائبر سیکورٹی کے حوالے سے عالمی سطح پر اپنی جگہ بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس ضمن میں آئی ٹی یو کے گلوبل سائبر سیکورٹی

انڈیکس میں 79 ویں نمبر پر ہے۔ حکومت کو اپنی ایجنسیوں کو جدید بنانے میں سرمایہ کاری کرنے کی مزید ضرورت ہے تاکہ وہ سائبر خطرات سے نمٹنے کے قابل ہو سکیں۔ پاکستان کو سائبر حملوں سے حفاظت کے لیے ایک مکمل ایجنسی کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کے پاس سائبر سیکورٹی اور انفراسٹرکچر سیکورٹی ایجنسی (CISA) ہے اور اسرائیل کے پاس یونٹ 8200 یا نیشنل سائبر سیکورٹی اتھارٹی ہے۔ پاکستان میں وفاقی تحقیقاتی ایجنسی (FIA) کا ایک یونٹ، سائبر کرائمز سے متعلق ہے۔ وفاقی تحقیقاتی ایجنسی اس سلسلے میں عوام کو آگاہی دینے کے لیے اپنی ایک ویب سائٹ اور قانونی علم و فہم کے لیے ایک کتاب بھی شائع کر چکی ہے۔ ڈیجیٹل حقوق پر کام کرنے والے ادارے ڈی۔ آر۔ ایف کے مطابق 2020 میں دنیا بھر میں سائبر کرائمز میں 70 فیصد اضافہ ہوا۔ پاکستان میں بھی پچھلے چار سالوں میں سائبر کرائمز میں 12 گنا اضافہ نوٹ کیا گیا ہے۔

پاکستان میں سائبر خطرات سے نمٹنے کے لیے قانون سازی پر عمل درآمد جاری ہے۔ 2016 میں پاکستان نے سائبر کرائم قانون منظور کیا جسے الیکٹرانک جرائم کی روک تھام ایکٹ 2016 کہا جاتا ہے۔ پاکستان کو مزید سخت سائبر سیکورٹی قوانین کی ضرورت ہے جس کے تحت کمپنیاں اور تنظیمیں اپنے کمپیوٹر سسٹم اور معلومات کو سائبر حملوں سے محفوظ رکھیں۔ اس طرح کے اقدامات خاص طور پر اہم ہیں کیونکہ تقریباً تمام تنظیموں کے نظام اب انٹرنیٹ سے جڑے ہوئے ہیں اور مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) اور بڑے ڈیٹا تجزیات پر انحصار کرتے جا رہے ہیں۔ یہ انہیں ہیکرز کے لیے کمزور ہدف بنادیتا ہے۔ تاہم سائبر سیکورٹی کے ماہرین کا کہنا ہے کہ کمپنیاں اس وقت تک سائبر سیکورٹی میں سرمایہ کاری نہیں کریں گی جب تک کہ حکومتیں انہیں قانوناً اس کا حکم نہ دیں۔

پاکستان کو اپنے اہم انفراسٹرکچر کے لیے سنگین خطرے کا ادراک کرنے کی ضرورت ہے اور حکومت کو ملک کے باہم منسلک انفراسٹرکچر کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ قومی ڈھانچے اور اداروں کی نشاندہی کی جائے جو پاکستان کی قومی اور معاشی سلامتی کے لیے اہم ہیں۔ مجموعی طور پر پاکستانی پالیسی سازوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ فوری و مستقبل کے سائبر خطرات کی نشاندہی کریں اور اس کے مطابق سائبر سیکورٹی کی حکمت عملی بنائیں۔ پاکستان ان خطرات کا موثر طریقے سے انتظام کیے بغیر جامع قومی اور معاشی سلامتی کو یقینی نہیں بنا سکتا۔

سائبر سیکورٹی کا مسئلہ قومی، سیکٹرل اور ادارہ جاتی سطح پر ہے اور اس کا جواب بھی بہت سے شعبوں اور کثیر پرتوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔ سائبر اسپیس سے پیدا ہونے والے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے قومی سطح کی حکمت عملی کی ضرورت ہے جسے قومی سیکٹرل سی ای آر ٹی کے ذریعے نافذ کیا جائے۔ لیکن فی الحال پہلی اور اولین ترجیح ایک قومی پالیسی یا فریم ورک ہے جو سائبر سیکورٹی کو یقینی بنانے کے لیے ریاست کے مشن، مقاصد اور اہداف کی وضاحت کرتا ہے۔ سائبر سیکورٹی پالیسی کا مسودہ وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کے پاس ہے، حتمی شکل اور اس کے اجراء کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

جہاں سائبر سیکورٹی کے لیے ایسکین اور پالیسی کی ضرورت ہے، وہاں سیکورٹی اور شہریوں کے قانونی حقوق کے درمیان توازن ہونا چاہیے۔ سائبر سیکورٹی میں تعلیم کا کردار موثر طریقے سے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے نہایت اہم ہے۔ سکول کی سطح سے آگاہی کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ یہاں تک کہ بچپن اور ماسٹر سطح پر تعلیم بھی سائبر سیکورٹی لیڈر اور ماہرین پیدا کرنے کے لیے بہترین نہیں ہے۔ تازہ ترین چیلنجز سے نمٹنے کے لیے نصاب اور نصاب پڑھانے کے معیار کو بہتر بنانا ہوگا۔ ان تمام مسائل سے نمٹنے کے لیے ہمیں ان سے شروع کرنا چاہیے جنہیں آسانی سے حل کیا جاسکتا ہے۔ اور سب سے آسان یہ ہے کہ ہم اپنی نئی نسلوں کو سائبر سیکورٹی کے بارے میں سکھانا شروع کریں، تاکہ ہمارا ملک کم از کم اگلے دس سالوں میں سائبر سیکورٹی کے مسائل سے نمٹنے میں خود کفیل ہو جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ایک مضبوط اور ہوشیار سائبر سیکورٹی قانون کی ضرورت ہے، جو ملک کے اندر حقیقی معنوں میں نافذ ہو۔ یہ راتوں رات نہیں ہوگا، لیکن خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد کرتے ہیں، لہذا ہماری امیدوں کو بلند رکھتے ہوئے، ہم ایک دن اپنے مقصد تک پہنچیں گے، بشرطیکہ ہمارے پاس کوئی مقصد ہو انشاء اللہ۔

ذیابیطس

ڈاکٹر سیدہ صدف اکبر

ضرورت ہوتی ہے۔

ذیابیطس کا زیادہ تر انحصار جینیاتی اور ماحولیاتی عوامل پر ہوتا ہے لیکن ذیابیطس کی بیماری میں جسمانی سرگرمیوں پر کنٹرول اور مناسب اور صحت مند غذاؤں کا استعمال بہت لازمی ہے۔ دن میں پانچ سے چھ مرتبہ وقفے وقفے سے کم کھانا کھائیں۔ ہائی فائبر فوڈ مثلاً سبزیاں، پھل، دالیں، لوبیا، دلیہ وغیرہ استعمال کریں۔ زیادہ چکنائی والی اشیاء مثلاً مکھن، مارجرین، بیکری فوڈ کا استعمال کم سے کم کریں اور گائے کے گوشت کے بجائے مرغی اور مچھلی کا استعمال کریں۔ اس کے علاوہ غذاؤں میں احتیاط کے ساتھ ساتھ روزانہ چھل قدمی یا ورزش اور صحت مند طرز زندگی ذیابیطس کے مرض کو کنٹرول رکھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ ذیابیطس موروثی اثرات کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے یعنی ماں، باپ یا والدین میں سے اگر کوئی ذیابیطس کے مریض رہے ہوں تو اگلی نسل میں ذیابیطس کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

ذیابیطس کے اثرات پورے جسم پر پڑتے ہیں اور لمبے عرصے میں زیادہ مشکلات پیش آ سکتی ہیں جیسے آنکھوں اور بینائی پر اثرات، بلند فشار خون یا پانی بلڈ پریشر، دل کی بیماریاں، جلد کی بیماریاں، پورے جسم اور خاص طور پر ناگوں پر زخم کا ٹھیک نہ ہونا گردوں کی بیماریاں اور دیگر جان لیوا بیماریوں کا باعث بن سکتے ہیں۔

ٹائپ ٹو ذیابیطس عام طور پر درمیانی عمر کے زیادہ وزن کے حامل افراد پر بتدریج حملہ آور ہوتی ہے اور ٹائپ ٹو ذیابیطس میں عمومی طور پر علامات ظاہر نہیں ہوتی ہیں اور اس کو انسولین کے بغیر ہی کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

دوران حمل ذیابیطس کا شکار ہونے والی جو زیادہ تر خواتین میں گلوکوز ڈیوری کے بعد نامل ہو جاتا ہے مگر اس حالت میں غذا اور ورزش کے ذریعے شوگر لیول کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے تاکہ اسے ٹائپ ٹو انسولین میں بدلنے سے روکا جاسکے۔

ذیابیطس کی تشخیص خون اور پیشاب میں گلوکوز کی پیمائش کے ذریعے کی جاتی ہے۔ خالی پیٹ میں گلوکوز لیول 100 mg/dL سے کم نامل مانا جاتا ہے جبکہ ریبنڈ لیول 200mg/dL یا اس سے زیادہ ذیابیطس کی موجودگی کی نشاندہی کرتا ہے جبکہ ہائپو گلیسمیا کی صورت میں خون میں موجود شوگر لیول 70 mg/dL سے نیچے گر جاتا ہے۔ جس میں مریض چڑچڑاہٹ محسوس کرتا ہے اور اکثر اوقات سانس بہت تیز ہو جاتی ہے۔

ہائپو گلیسمیا کی صورتحال بتدریج پیدا ہوتی ہے جس میں مریض غنودگی محسوس کرتا ہے اور جلد سرخی مائل، خشک، گرم، سانس میں بدبو اور سانس لینے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ ان علامات کا خیال رکھا جائے اور بار بار ذیابیطس کا ٹیسٹ کروایا جائے خاص طور پر چالیس سال سے زیادہ عمر کے افراد کو ذیابیطس سے محتاط رہنے کی زیادہ

ذیابیطس ایک ایسی مینا بولک بیماری ہے جو جسم کے کسی مخصوص اعضاء کے کام نہ کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس بیماری میں خون میں گلوکوز کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اور جسم کے غلیے اس گلوکوز کو استعمال نہیں کر پاتے ہیں جس کی وجہ سے انسانی جسم کو توانائی نہیں ملتی ہے۔ دنیا بھر میں ہر سال 14 نومبر کو انٹرنیشنل ذیابیطس فیڈریشن کے تحت ذیابیطس کا عالمی دن منایا جاتا ہے جس کا مقصد ذیابیطس کی بیماری سے محفوظ رہنے کی آگاہی پھیلانا اور انسولین کے موجود فریڈرک بیٹنگ کو خراج تحسین پیش کرنا ہے۔

گلوکوز کو انسانی جسم میں جذب ہونے کیلئے انسولین کی ضرورت ہوتی ہے مگر ذیابیطس کی بیماری میں جسمانی نظام میں انسولین پیدا کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے یا پھر جسمانی خلیات ہی خون میں شامل گلوکوز کو جذب کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

ذیابیطس کی مختلف اقسام ہوتی ہیں جن میں ٹائپ ون ذیابیطس میں جسم انسولین پیدا کرنا چھوڑ دیتا ہے یا پھر انسولین ضرورت کے مقابلے میں کم بنتی ہے۔ زیادہ تر کم وزن یا نارمل وزن کے حامل افراد ٹائپ ون ذیابیطس کا شکار ہوتے ہیں اور یہ عمر کے کسی بھی حصے میں اچانک ہو سکتی ہے۔ ٹائپ ون ذیابیطس کی علامات میں غیر معمولی پیاس، کھانے کی شدید طلب، پیشاب کا زائد اخراج، وزن میں کمی اور تھکن شامل ہیں۔